سوال

(326)شادی کی تقریب کا شرعی طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شریعت میں شادی کی تقریب کیسے منانے کا حکم ہے؟

(1)کیا لڑکی کو جہیز دینا جائز ہے؟

(2)کیا لڑکی والے بارات کے لیے کھانا وغیرہ پکا سکتے ہیں؟

(3)کیا بارات میں تین سے زیادہ آدمی شرعاً جا سکتے ہیں؟

(4)کیا بینڈ باجے وغیرہ اور دولہا کے ہار وغیرہ پہن لینے سے نکاح اور پکا ہوا کھانا حرام ہوتا جاتا ہے اور شادی میں شریک لوگوں کے ایمان پر اس کا اثر پڑتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1)جہیز کے بارے میں مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں۔ اگر استطاعت ہے تو حسب توفیق لڑکی کو کچھ ضروری سامان دے دینا چاہیے تاکہ وہ اپنے خاوند کے گھر ان کو برت سکے جس کو اصطلاح میں جہیز کہتے ہیں۔ یہ سنت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

«جهز رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة في خميل وقربة ووسادة ادم حشوها اذخر» (١) (البداية والنهاية)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جہیز میں یہ چیزیں عنایت فرمائی تھیں ایک چادر حاشیہ دار اور ایک مشک اور چمڑے کا تکیہ جس کا بھراؤ اذخر گھاس کا تھا اور ایک اور پلنگ اور ایک پانی کا گھڑا اور ایک چکی اور چاندی کے بازو بند کا دینا بھی بعض روایتوں میں آیا ہے اور ریا نمود کے لیے جہیز دینا جائز نہیں اسلامی خطبات حاشیہ(1)۔۔(2/385)

اور مولانا سیالکوٹی مرحوم فرماتے ہیں۔ کتنی سادہ سہل اور آسان شادی کر کے دکھائی جناب سید الکونین والثقلین نے اپنی صاحبزادی کی کہ امت کے لیے نمونہ ہو جس میں نہ منگنی کی مسرفانہ رسمیں ہیں نہ شادی کی قباحتیں ہیں نہ مہر کا پہاڑ ہے لیکن آج کا مسلمان ہے کہ جب تک وہ منگنی کی رسوم کا اسیر اور شادی کے رواجوں کا پابند ہو کر دیوالیہ نہ ہو جائے

اس وقت تک اس کے منہ پرناک دکھائی نہیں دیتی اوراس جان لیوا مرض میں سب ہی مبتلا ہیں بس نہیں چلتا رواج کا قاتل خنجر بکف سر پر کھڑا ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا حالانکہ دین اوردین کے اوامرواحکام سب آسان اور سہل ہیں۔ (اصلاح معاشرہ :253)

(2)لڑکی والوں کا بارات کےلیے کھانا تیار کرنا محض ضیافت عامہ کی قبیل سے ہے اس کا نفس نکاح سے کوئی تعلق نہیں شیخی محدث روپڑی ایک سوال کے جواب میں رقمطراز ہیں۔ نجاشی نے ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تھے حبشہ سے رخصت کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا۔ (2).

اس سے معلوم ہوا بارات ضروری نہیں لیکن کسی روایت میں منع بھی نہیں آئی اس لیے اگر لڑکے کے ساتھ ضروری آدمی لڑکی کو لینے کے لیے چلے جائیں تو کوئی حرج نہیں مگراب جو رواج ہو گیا کہ بہت سے۔

آدمی ناموری کےلیے جاتے ہیں اور فضول خرچی کرتے ہیں یہ جائز نہیں اورچونکہ دلہن کےلینے کےلیے جوضروری آدمی جاتے ہیں وہ مہمان ہوتے ہیں ان کا کھانا بحیثیت مہمان ہو نے سے اس کے ذمہ ہے جس کے مہمان ہیں یعنی لڑکی والوں کے مہمان ہیں انہی کے ذمہ ان کا کھانا ہے اس کھانے کو شادی یا نکاح کا کھانا نہیں کہنا چاہیے بلکہ عام مہمان نوازی ہوتی ہے یہ بھی ایک مہمان نوازی ہے ہاں دلہن کو گھر میں لاکر جو کھانا کھلایا جاتا ہے یہ بے شک شادی یا نکاح کا کھانا ہےجسے ولیمہ کہتے ہیں یہ بے شک اس موقع پر سنت ہے حسب طاقت کھلانا چاہیے۔ (فتاوی اہل حدیث (3/16)

بعض اہل علم نے آج کل کے عمومی تصور بارات کو آیت کریمہ۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ کے تحت شامل کرنے کی سعی کی ہے ملاحظہ ہوکتاب۔ (نزل الابرار فی فقد النبی المختار کتاب النکاح)

واضح ہوکہ موجودہ حالات میں عموماً لوگ باراتوں پر جوفضول خرچی اوراسراف کرتے ہیں وہ یقیناً اس زمرہ میں شامل ہیں تاہم سادگی سے اگر بعض حضرات لڑکی کو لینے کےلیے چلے جا ئیں توبظاہر اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔

(3)بارات میں شرکت کرنے والوں کا شرع میں کوئی عدد متعین نہیں۔ حسب ضرورت افراد دلہن کو لینے کےلیے جاسکتے ہیں۔

(4)شادی بیاہ کے موقعہ پربینڈ باجے وغیرہ بجانا ہندوانہ رسوم ہیں جس سے اجتناب ضروری ہے تاہم ان افعال کے ارتکاب سے نہ کھانا حرام ہوتا ہے اورنہ کوئی کافر بنتا ہے اورجہاں تک ہار کا تعلق ہے سواس کا پہننا بھی کراہت سے خالی نہیں۔

1۔(408) احمد(١/٨٤) رقم (٦٤٣.٧١٥.٨٣٨.٨٥٣) لاحمد شاکر وقال : اسنادہ صحیح وہکذا قال الاونووط فی تحقیقہ علی مسند الامام احمد الحاکم ٢/١٨٥(٢٧٥٥) صححہ ووافقہ الذہبی دلائل النبوۃ للبیہقی (٣/١٦-) وقال محققہ : ''صحیح''

2۔(409) صححہ البانی صحیح ابی داؤد کتاب النکاح باب الصداق (2107) النسائی باب القسط فی الاصدقۃ (٣١٤٢) المشکاۃ (٣٢-٨) واسم ام حبیبۃ رملۃ بنت ابی سفیان (عون)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص609

محدث فتویٰ